روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 6 جون 2013ء 26 رجب 1434 ہجری 6 احسان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 127

والدین کے عذاب میں کمی کا باعث

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

جو شخص روزانہ قرآن کریم کی دوسو آیات دیکھ کر تلاوت کرے گا اس کی قبر کے اردگرد کی سات قبروالوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کے والدین کے سر سے بھی عذاب ہلکا کر دے گا اگر چہ وہ مشرک ہی کیوں نہ ہوں۔

(کنزالعمال جلد اول صفحہ 538، حدیث نمبر :2408)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مصلح موعود پر 1954ء میں قاتلانہ حملہ ہوا۔ علاج کے لئے یورپ بھی تشریف لے گئے مگر صحت مسلسل گرتی گئی۔

1956ء میں حضرت مصلح موعود اپنی بیماری کے ذکر میں فرماتے ہیں:۔

لائلپور میں ایک بڑے لائق ڈاکٹر ہیں۔ میں نے ان کو یہاں بلوایا اور میں نے کہا کہ دیکھنے میں نے قرآن شریف کا ایک سیپارہ ہی پڑھا تھا کہ میری طبیعت گھبرا گئی۔ اس بیچارے کو تو قرآن شریف پڑھنے کی عادت نہیں تھی کہنے لگا ایک سیپارہ یہ تو بڑی چیز ہے۔ میں نے کہا آپ میرا حال تو نہیں جانتے میں نے تو تندرستی میں بعض دفعہ رمضان شریف میں پندرہ پندرہ سولہ سولہ سیپارے ایک سانس میں پڑھے ہیں۔ پس میری تو ایک سیپارہ پر گھبراہٹ سے جان نکلتی ہے کہ مجھے ہو کیا گیا ہے کہ یا تو پندرہ سولہ سیپارہ پڑھنے اور ساتھ ہی زبان سے بھی پڑھتے جانا اور آنکھوں سے بھی دیکھتے جانا اور کجا یہ کہ ایک سیپارے کے ساتھ ہی گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے۔ وہ بیچارہ اس پر کہنے لگا کہ یہ تو بہت بڑا کام ہے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 14 فروری 1956ء ص3)

حضرت مصلح موعود نے افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 26 دسمبر 1958ء میں فرمایا:۔

اب یہ حالت ہے کہ کھڑا ہونا بھی میرے لئے مشکل ہوتا ہے۔ بیٹھنا بھی مشکل ہوتا ہے اور رات کو لیٹنا بھی میرے لئے مشکل ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ احسان رہا ہے کہ باوجود بیماری کے حملہ کے اور اس پر ایک لمبی مدت گزر جانے کے مجھے قرآن کریم نہیں بھولا۔ میں جب بھی قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھتا ہوں۔ اس کے نئے نئے معارف میرے دل میں آتے جاتے ہیں اور پھر اس سال تو قرآن کریم کے کثرت سے پڑھنے کی اتنی توفیق ملی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں ملی۔ یعنی باوجود بیماری کی تکلیف کے اس سال جون سے لے کر اس وقت تک 25,24 دفعہ میں قرآن کریم ختم کر چکا ہوں۔ (الفضل 24 جنوری 1959ء)

روٹری کلب لاہور کے صدر مسٹر سعید۔ کے۔ حق کی دعوت پر حضور نے ان کے کلب میں Service Above Self کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ حق صاحب اس علمی خطاب کے متعلق اپنے اور دوسرے حاضرین کے تاثرات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

حضرت صاحب نے قریباً ایک گھنٹہ تک اس موضوع پر دلکش پیرایہ میں فاضلانہ اور پُر اثر انگریزی زبان میں ایڈریس کیا جس کو تمام ممبران نے بہت سراہا۔ لیکچر ختم ہونے کے بعد کئی ایک ملکی اور غیر ملکی ممبران، ممبرات اور خاص الخاص مہمانوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ حضرت صاحب ولایت یا امریکہ کی کونسی یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ جن ممبران نے حضور کو مدعو کرنے کی مخالفت کی تھی ان پر بھی اتنا اثر ہوا کہ وہ مجھ سے کہہ رہے تھے کہ حضور کو پھر بھی بلائیں ...... آخر غیر ملکی مہمانوں نے حضرت صاحب سے پوچھ ہی لیا کہ جناب آپ کس یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ **میں قرآن کی یونیورسٹی سے پڑھا ہوں اور تمام علوم قرآن سے ہی حاصل کئے ہیں۔ کسی کالج یا یونیورسٹی کا پڑھا ہوا نہیں ہوں"۔**

(سوانح فضل عمر جلد 5 ص 544)

حیات طیبہ یا اَبدی زندگی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے! اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا اَبدی زندگی کا طلبگار ہے، تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کیلئے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 370)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(وکیل التعلیم تحریک جدید۔ ربوہ)

تسکین کا باعث

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"گزشتہ چند سالوں سے عرب ممالک میں (۔) پر عیسائیت کی طرف سے ایسے حملے کیے جا رہے تھے جن کا جواب عام (۔) کو تو کیا بلکہ علماء کے پاس بھی نہیں تھا.... اس کے جواب کے لئے ہمارے عرب بھائیوں نے ایم ٹی اے...... ون (1) اور ٹو (2) چینلز پر پروگراموں کا ایک سلسلہ شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے شکریہ کے بے شمار خطوط اور فیکس (۔) کی طرف سے بھی اور بڑے بڑے سکالرز کی طرف سے بھی آئے کہ ہم تو بڑے بے چین تھے کہ کوئی ان کا جواب دے۔ ہمارے پاس تو کوئی جواب نہیں تھا۔ آپ لوگوں نے جواب دے کر ہمارے دلوں کی تسلی اور تسکین کے سامان پیدا کئے ہیں..... بحثیں ہوتی تھیں تو لوگوں پر حق واضح ہوا، اور حق کھل گیا۔"

(خطبات مسرور جلد پنجم صفحہ 22-220)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء کی روشنی میں خطبات جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کیے جاسکتے ہیں۔(nazarat.markazia@gmail.com)۔5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

سوالات خطبہ جمعہ

10 مئی 2013ء

س: حضور انور نے خطبہ کہاں ارشاد فرمایا اور اس بیت الذکر کا نام کیا ہے؟

س: حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟

س: اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت ہمیں کیا تسلی دلاتی ہے؟

س: دنیا کو حقیقی (دینی) تعلیم کہاں سے مل سکتی ہے؟

س: دین حق کی حقیقی نمائندہ جماعت کون سی ہے؟

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں کس نمائندہ کے سوال کا ذکر فرمایا؟

س: حضور انور نے اس سوال کا کیا جواب فرمایا؟

س: احمدیت کے مستقبل کے حوالہ سے الٰہی تقدیر کیا ہے؟

س: حضور انور نے اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم میں کس وعدہ کا ذکر کیا ہے اور اس کی کیا وضاحت فرمائی؟

س: غلبہ کتنی طرح کا ہوتا ہے؟

س: نبی کے ذریعہ غلبہ سے کیا مراد ہے؟

س: آنحضرت ﷺ کے مخالفین کا طرز عمل کیا تھا؟

س: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کے حق میں خدا تعالیٰ کی کس شان کا ذکر فرمایا؟

س: نام نہاد علماء کیا مطالبہ کرتے تھے؟

س: نبی کی وفات کے بعد دشمن کیا گمان کرتا ہے؟

س: حضرت مسیح موعود نے جو تخم ریزی کی وہ کس طرح قائم رہے گی؟

س: حضرت مسیح موعود اور قرآن کریم نے ہماری کیا ذمہ داریاں بتائی ہیں؟

س: حضرت مسیح موعود کے آنے کے مقصد کو بیان کریں؟

س: حضرت مسیح موعود کی آمد کے مقاصد کی پیروی کس طرح ہوسکتی ہے؟

س: دنیا کو دین واحد پر جمع کرنے کے لئے کن باتوں کی ضرورت ہے؟

س: پھل اور انعامات کن وجوہات کی بناء پر نازل ہورہے ہیں؟

س: دعوت الی اللہ کس طرح کامیاب ہو سکتی ہے؟

س: احباب جماعت اجلاسوں میں کس بات کا عہد کرتے ہیں؟

س: دنیا ہماری طرف کب متوجہ ہوگی؟

س: حضور انور نے پیغام حق پہنچانے کے حوالے سے کس عزم کا اظہار فرمایا ہے؟

س: احباب جماعت کی روحانی ترقی کا معیار کس طرح قائم ہوگا؟

س: داعی الی اللہ کے اوصاف بیان کریں؟

س: مزید مربیان بھجوانے کے مطالبہ پر حضور انور نے کیا فرمایا؟

س: ایک نو احمدی کا بیان کہ لوگ اب ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں؟

س: نو احمدی کے دلائل سیکھنے کے بیان پر پرانے احمدیوں کو حضور انور نے کیا پیغام دیا ہے؟

س: حضور انور نے ذیلی تنظیموں کو کیا بنیادی ہدایت فرمائی؟

س: گوئٹے مالا کے ایک احمدی کے جذبہ کو بیان کریں؟

س: کیلیفورنیا میں کن لوگوں کی اکثریت ہے؟

س: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی رؤیا بیان کریں؟

س: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی رؤیا کا تذکرہ کس مربی نے اپنے خط میں کیا تھا۔

س: حقیقی انقلاب کس وقت آتا ہے؟

س: ہم لوگ حضرت مسیح موعود کے ساتھ کئے گئے غلبہ کے وعدہ کا حصہ کس طرح بن سکتے ہیں؟

س: کم ہمت لوگوں کی سوچ کو بیان کریں؟

س: حقیقی مومن کے وصف بیان کریں؟

س: مغربی ممالک اور امریکہ کس لئے احمدیوں کو شہری حقوق دے رہے ہیں؟

س: اسائیلم لینے والوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

س: حضرت مسیح موعود کس قسم کی جماعت دیکھنا چاہتے تھے؟

س: ایمان کس طرح بڑھتا ہے؟

س: ایمان میں کمزوری کا باعث بیان کریں؟

س: حضور انور نے خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود کی صداقت کے کس نشان کو بیان فرمایا ہے؟

س: اللہ تعالیٰ کی ہستی اور جماعت کی سچائی پر ایمان کس طرح مضبوط سے مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے؟

س: ایک سچے احمدی کی نشانی بیان کریں؟۔

س: حضور انور نے ہمیں کن امور کا جائزہ لینے کا ارشاد فرمایا ہے؟

س: کس حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمارے شامل حال ہوگی؟

س: خدا تعالیٰ کی نافرمانی کا نتیجہ کیا ہوسکتا ہے؟

س: اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کے ذرائع بیان کریں؟

س: روحانی کمال کس طرح حاصل ہوتا ہے؟

س: دعوت الی اللہ کرنے والوں کو کن امور پر عمل کرنا چاہیے؟

س: نئے آنے والوں سے کس طرح سلوک کرنا چاہیے؟

س: حضرت مسیح موعود کے اقتباس کے حوالہ سے مقربین کی علامات بیان کریں؟

خلافت کی اہمیت اور برکات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

مسیح موعود کے آنے کے بعد اس کو ماننا ضروری ہے اور پھر اس کے بعد جو خلافت (۔) قائم ہونی ہے اس کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ ورنہ یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کرلی۔ اور پھر اس سے آگے اللہ تعالیٰ نے نظام جماعت میں یکرنگی پیدا کرنے کے لئے اور اس نظام کی حفاظت کیلئے یہ بھی فرمادیا کہ اولوالامر کی بھی اطاعت کرو۔ صرف مسیح موعود کو جو مان لیا اس کے بعد جو نظام مسیح موعود کی جماعت میں، نظام خلافت کے قائم ہونے سے قائم ہوا ہے اس کی بھی اطاعت کرو۔

(خطبات مسرور جلد چہارم ص279)

آج ہم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور ہم اس نظام میں پروئے گئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کی سنت کی طرف بھی توجہ دلاتا رہتا ہے اور ہم دوسرے (۔) فرقوں کی طرح بکھرے ہوئے نہیں بلکہ خلافت کی برکت سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔

(خطبات مسرور جلد چہارم ص 280)

ہمارے تقویٰ کے معیار کو اونچا کرنے اور ہمیشہ جماعت میں اطاعت اور فرمانبرداری کی مثالیں قائم کرنے کا حضرت مسیح موعود نے اپنے بعد ایک ایسا انتظام فرمایا جو نظام خلافت کے ذریعے سے ہے۔

(خطبات مسرور جلد چہارم ص193)

حضرت مصلح موعود تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ صداقت کو قبول کرنے کیلئے کھانے پینے میں سادگی۔ دنیا کی حرص سے اجتناب اور طول امل سے بچنا ضروری امور ہیں جو شخص صداقت کا جویا ہو۔ اس کے لئے ان سے بچنا ضروری ہے۔ اگر کوئی ان تین باتوں سے نہیں بچتا تو اس کا صداقت کی جستجو کرنا فضول امر ہے۔ اگر حق اس پر کھل بھی جائے گا تب بھی وہ اس کے قبول کرنے سے محروم رہے گا۔ یہ اشارہ بھی اس آیت میں ہے کہ کفار لوگوں پر رعب جمانے کیلئے اپنے دسترخوان کو خوب وسیع کرتے۔ دولت کماتے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فتح پانے کے لئے دوردور کی تدابیر اختیار کرتے تھے۔ جبکہ محمد رسول اللہ ﷺ ان سب باتوں سے خالی تھے۔ مگر باوجود اس کے فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی جیتیں گے۔ اور کفار کے دلوں میں آپ کی کامیابی دیکھ کر حسرت پیدا ہوگی۔

(تفسیر کبیر جلد 4 ص 8 سورۃ حجر)

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ امریکہ 6

خطاب حضور انور، مہمانوں سے ملاقات، میوزیم کا وزٹ اور بیت السلام میں ورود

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

11 مئی 2013ء

(حصہ دوم آخر)

تاریخی تقریب سے حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا:

معزز مہمانان کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

سب سے پہلے میں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے ہماری دعوت قبول کرتے ہوئے اس تقریب کو رونق بخشی۔

میں ان تمام معزز مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کو سراہا اور میں ان تمام مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے خیرسگالی کے طور پر مجھے تحائف دیئے۔ بالخصوص اس شہر کی چابی دینے پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

آپ کا اس تقریب میں شامل ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ اس (دینی) اور مذہبی تنظیم کے متعلق اچھے خیالات رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے انداز فکر و عمل میں بردباری پائی جاتی ہے اور آپ کے اندر (دین) کو جاننے کی شدید خواہش موجود ہے۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں ایک ایسے اہم مسئلہ کی طرف آتا ہوں جس کو آج کی دنیا کے تناظر میں سمجھنا اور اس کے متعلق بات چیت کرنا اشد ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں مغرب اور غیر مسلموں میں (دین) کے متعلق پائے جانے والے خوف و ہراس کی وجوہات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس خوف و ہراس کے پیچھے بعض نام نہاد مسلمانوں یا بعض نام نہاد مسلمان گروہوں کے اعمال بھی ہیں۔ لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان کے ان دہشت گردانہ اور شدت پسندانہ اعمال کا اسلام کی تعلیمات کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام کا بنیادی مطلب امن، سکون اور ہر قسم کے شر اور برائی سے بچانا ہے۔ درحقیقت قرآن کریم دعویٰ کرتا ہے کہ یہی وہ تعلیم ہے جو خدا تعالیٰ کے ہر نبی نے دی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام، مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہے کہ وہ اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ ان تعلیمات میں سب سے بنیادی تعلیم یہی ہے کہ مسلمان صرف حقوق اللہ ہی ادا نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق بھی لازمی ادا کریں۔ یہ بھی اتنا ہی اہم ہے۔

قرآن کریم نے گزشتہ انبیاء کی تعلیمات پر روشنی ڈالتے ہوئے واضح طور پر بیان فرمایا ہے کہ تمام انبیاء کرام نے ہر دو حقوق یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بنی نوع انسان کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ تمام مذاہب کی طرف سے بنی نوع انسان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی تحریض کرنے پر ان کی تعریف بیان فرما رہا ہو اور دوسری طرف رسول کریم ﷺ جن پر یہ عظیم الشان کتاب نازل کی گئی کو حکم دے رہا ہو کہ دنیا میں امن اور سکون قائم نہ کیا جائے؟ یہ کیسے ممکن ہے کہ مسلمانوں کو دنیا کے امن و سکون کو تباہ و برباد کرنے کا حکم دیا جاتا؟ یقیناً کوئی عقلمند شخص اس بات کو تسلیم نہیں کرسکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حقیقی عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ اسلام کو سنی سنائی باتوں پر غلط مفروضے قائم کرتے ہوئے تعصب کی نگاہ سے نہ جانچا جائے بلکہ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اسلام اور اس کے بانی پر تنقید کرنے سے پہلے اس مذہب کا غور و فکر کے ساتھ مطالعہ کرے اور اس کی تعلیمات کو سمجھنے کی اہلیت پیدا کرے۔ کسی بھی مسئلہ کے متعلق درست فیصلہ صرف اسی صورت میں ہوسکتا ہے۔ جب کوئی شخص اس کے متعلق گہرائی کے ساتھ مطالعہ کرے اور سچائی کو جاننے کے لئے محنت کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کسی بھی عقیدہ کی سچائی یا اصلیت کو اس کے ماننے والوں اور اس کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے والوں کے ذریعہ جانچا جاسکتا ہے۔ آج کے دور میں احمدیہ...... جماعت ہی ہے جو (دین) کی حقیقی اور سچی تعلیمات کو ماننے اور اس کو پھیلانے کی دعویدار ہے۔

یہ سن کر آپ کے ذہن میں سوال اٹھے گا کہ احمدی...... کیونکر دعویٰ کرسکتے ہیں کہ وہی (دین) کی حقیقی تعلیمات سے آگاہ ہیں جبکہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اور مسلمانوں کے مذہبی علماء احمدیوں کو مسلمان مانتے ہی نہیں؟

اس سوال کے جواب میں پہلی بات تو یہ ہے کہ جیسا میں نے پہلے کہا کہ قرآن کریم نے واضح طور پر بتلا دیا ہے کہ اسلام امن کا مذہب ہے اور اس کا دہشت گردی اور شدت پسندی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی کہ تمام گزشتہ مذاہب کی طرح (دین) پر بھی ایک ایسا وقت آئے گا جب ...... تباہ حال ہو جائیں گے۔...... غلط عقائد اور نظریات پھیلائیں گے اور ...... کے درمیان تفرقہ بازی اور اختلافات کی کثرت ہو جائے گی۔ قرآن کریم اپنی اصل صورت میں موجود ہوگا لیکن اس کی غلط تاویلیں اور تفسیریں کی جائیں گی جو ...... کو اس کی حقیقی تعلیمات سے دور لے جائیں گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پیشگوئی کے مطابق جب حالات اتنے زیادہ خراب ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مسیح موعود اور امام مہدی کی صورت میں ایک شخص کو بھیجے گا جو (دین) کی تجدید کرے گا۔ وہ قرآن کے حقیقی معانی سے آگاہ کرے گا اور دنیا کے سامنے (دین) کا وہ حقیقی چہرہ رکھے گا جس پر چودہ سو سال قبل رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے خلفائے راشدین عمل پیرا تھے۔ مسیح موعود دنیا کو پیار محبت اور امن کے ساتھ مل جل کر رہنے کی طرف راہنمائی کرے گا اور دنیا میں باہمی افہام و تفہیم اور صلح و آشتی کی روح پھونکے گا۔ مسیح موعود یہ سب رسول کریم ﷺ کے روشن اسوہ اور قرآن کریم کی حقیقی تعلیمات کے مطابق کرے گا۔ مزید برآں مسیح موعود ہر قسم کی مذاہب کے نام پر کی جانے والی جنگوں کو ختم کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم احمدی...... یقین رکھتے ہیں کہ احمدیہ...... جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب آف قادیان وہی مسیح موعود اور امام مہدی ہیں جنہوں نے رسول کریم ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنا تھا۔ ہمارا یقین ہے کہ وہ (دین) کی حقیقی اور درخشاں تعلیمات کے دنیائے عالم میں پھیلانے کے لئے روشنی کی کرن بن کر آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان چند تعارفی کلمات کے بعد اب میں (دین) کے پُرکشش اور پُرامن اوصاف کی چند مثالیں اختصار کے ساتھ آپ کے سامنے رکھوں گا۔ کسی بھی مخصوص مثال دینے سے پہلے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہ شخص جس نے قرآنی تعلیمات پر ہر ممکن حد تک عمل کیا ہے وہ رسول کریم ﷺ ہیں۔ اسی لئے آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک نے فرمایا تھا کہ رسول کریم ﷺ کے اخلاق قرآن کریم کی تعلیمات ہی ہیں۔ چنانچہ اگر کوئی شخص قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے تو اس پر رسول کریم ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ کے اخلاق نمایاں طور پر واضح ہو جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وقت کی قید کی وجہ سے میرے لئے ممکن نہیں ہے کہ قرآن کریم کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کر پاؤں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اتنے کم وقت میں قرآن کریم کی تعلیمات کے کسی ایک پہلو کا احاطہ کرنا بھی ممکن نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی میں (دینی) تعلیمات کے ایک پہلو کو مختصر طور پر بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ افسوس ہے کہ یہ پہلو دور جدید میں غلط طور پر سمجھا گیا ہے جس نے مسلم دنیا میں ایک واضح خوف پیدا کر دیا ہے۔ میرا اشارہ دنیا میں قیام امن کے لئے قرآن کریم اور رسول کریم ﷺ کی تعلیمات کی طرف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم ﷺ پر نازل کیا گیا تھا اور اس کی پہلی سورۃ کی پہلی آیت میں امن کا پیغام دیا گیا ہے۔

الحمد للہ رب العالمین

یعنی تمام تعریفیں خدا تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ اس آیت کا مطلب ہے کہ خدا جس کی عبادت مسلمان کرتے ہیں وہ واحد خدا ہے جو بلا کسی امتیاز کے ہر ایک چیز کو سہارا دیتا ہے اور اس کو پالتا ہے۔ وہ اپنی مخلوق کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بالفاظ دیگر وہی خدا عیسائیوں کا ہے، وہی خدا یہودیوں کا ہے، وہی خدا ہندوؤں کا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہی خدا ان لوگوں کو بھی پالتا ہے جو اس کی موجودگی پر یقین ہی نہیں رکھتے۔ جب بھی میں اس خاص نقطہ پر غور کرتا ہوں تو مجھے احساس ہوتا ہے کہ میرا اس ایک خدا پر یقین ہے جو ساری قوموں، نسلوں اور مذاہب کا رب ہے۔ اس وجہ سے میرے لئے ممکن ہی نہیں رہتا کہ میں کسی قوم، نسل یا مذہب کے لئے اپنے دل میں نفرت پیدا کر پاؤں۔ اسی تناظر میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ میری تمام تر ہمدردیاں اور دعائیں بوسٹن میں ہونے

والے حالیہ حملہ کے شکار لوگوں کے ساتھ ہیں۔ ہم اس حملہ کی شدید مذمت کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک مسلمان کو اس کے خدا کی طرف سے حکم دیا گیا ہے کہ وہ پانچ وقت نمازیں ادا کرے اور نماز کی ہر رکعت میں قرآن کریم کی پہلی سورۃ سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کرے۔ اس طرح ہر مسلمان کے لئے کم ازکم روزانہ بتیس مرتبہ اس دعا کا کہ وہ تمام جہانوں کا رب ہے اعادہ کرنا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام دنیا اسی خدا کی مخلوق ہے اور وہ اپنی مخلوق سے بے انتہا پیار کرتا ہے۔ ہمارا وہ تمام جہانوں کا رب ہے، کو پڑھنے اور پھر اس دعا کا دن بھر بار بار اعادہ کرنے کی یہی وجہ ہے کہ ہمیں تمام قوموں اور لوگوں کی خوبصورتی کا احساس ہو اور اس خوبصورتی کو تسلیم کرنے والے بنیں کیونکہ یہ سب خداتعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ جب کسی چیز کی خوبی اور خوبصورتی کو تسلیم کرلیا جائے تو اس کے لئے اپنے دل میں نفرت یا حقارت رکھنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کے لئے پیار اور محبت ہی چھلکتا ہے۔

اگر اس نقطہ کو سمجھ لیا جائے تو پھر کسی بھی سچے مسلمان کے دل میں یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا کہ وہ خداتعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ دشمنی، نفرت یا بغض رکھے۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ جنہیں خداتعالیٰ کے الفاظ کی کمال بصیرت حاصل تھی الحمدللہ کا ورد نہ صرف فرض نماز میں کرتے بلکہ ان گنت نفل نمازوں میں بھی کرتے۔

ہر ایک شخص سے بڑھ کر آپ ﷺ کا دل سب کے لئے محبت سے بھرا ہوتا اور آپ ﷺ کا دل ہر قسم کے بغض یا نفرت سے پاک تھا۔ آپ کے دل میں خداتعالیٰ کی تمام مخلوق کے لئے محبت تھی بالخصوص بنی نوع انسان کے لئے کیونکہ بنی نوع انسان خداتعالیٰ کی اشرف المخلوقات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انسانوں کو اچھے برے میں امتیاز کرنے کی صلاحیت سے نوازا گیا ہے۔ اسی لئے اچھائی کے لئے اجر اور برائی کے لئے سزا مقرر کی گئی ہے۔ خداتعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے دل میں لوگوں کے لئے بے انتہا محبت رکھی تھی اسی وجہ سے آپ ﷺ کو بنی نوع انسان کی حالت دیکھ کر شدید دکھ اور غم ہوتا۔ آپ کو اس امر کی شدید پریشانی ہوتی کہ کہیں ایسے لوگ جو اپنے غلط اعمال کی وجہ سے شدید خطرہ میں مبتلا ہیں ان پر خداتعالیٰ کا عذاب نہ نازل ہو جائے۔

رسول کریم ﷺ راتوں پر راتیں خداتعالیٰ سے دعائیں مانگتے گزار دیتے کہ وہ لوگ جو خداتعالیٰ کو بھول چکے ہیں انہیں سیدھا راستہ نصیب ہو جائے۔ وہ اس بوجھ کو اتنی شدت کے ساتھ محسوس کرتے کہ خداتعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا کہ شاید رسول کریم ﷺ بنی نوع انسان کے لئے اپنے غم کی کیفیت کی وجہ سے اپنے آپ کو ہلاک کر ڈالیں گے۔ رسول کریم ﷺ ہمیشہ اس وجہ سے بے انتہا غمگین رہتے اور آپ کی دلی خواہش تھی کہ انسانیت کو تباہی سے بچایا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ بہت بڑی ناانصافی ہے کہ آج کے دور میں بہت سے لوگ آپ ﷺ کے مبارک کردار کو یہ کہتے ہوئے داغدار کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ ﷺ نے ظلم وستم اور ناانصافی کی تعلیمات دیں۔

آج جب ہم بطور احمدیہ...... جماعت دنیا میں محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کا نعرہ جو کہ دنیا میں امن کے قیام کا ایک ذریعہ ہے بلند کرتے ہیں تو ہم رسول کریم ﷺ کی تعلیمات اور آپ ﷺ کے اسوۂ کے مطابق ہی ایسا کرتے ہیں۔

آپ ﷺ کے دل میں انسانیت کی خدمت کرنے اور حقوق العباد ادا کرنے کی اس قدر شدید خواہش تھی کہ آپ ساری زندگی اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہے۔ حتیٰ کہ نبوت کے مقام پر فائز ہونے کے بعد بھی جو کہ ایک بہت بڑی ذمہ داری اور انتہائی مشکل کام تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی بھی شخص خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم آپ کو انسانیت کی خدمت کے لئے بلائے گا تو آپ ﷺ لازماً اس انسانیت کی خدمت کرنے کی کوشش میں شامل ہوں گے۔

تو یہ آپ ﷺ کا نمونہ تھا کہ اگر کوئی ضرورتمند شخص یا معاشرہ کے محروم طبقہ سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص مدد مانگنے کے لئے آتا تو آپ ﷺ بغیر کسی مذہب کی تفریق کئے اس کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھتے۔

بحیثیت بانی اسلام اور نبی اللہ ہونے کے آپ کا رتبہ انتہائی بلند تھا۔ لیکن اس کے باوجود بھی آپ غیر مسلموں کے ساتھ مل کر اس نیک مقصد پر کام کرنے کو بہت زیادہ اہمیت دیتے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض افراد کے ذہن میں یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ کا دل انسانیت کی محبت سے معمور تھا تو کیونکر آپ ﷺ کا نام جنگ وجدل کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے کیونکر بعض جنگوں میں حصہ لیا اور کیونکر بعض فوجیں تیار کر کے لشکرکشی کے لئے روانہ کیں؟

اس سوال کے جواب کے لئے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کیا یہ نظریہ درست ہے کہ جنگ کسی بھی صورت میں نہ کی جائے اور ہر حال میں ہی نرم رویہ اختیار کیا جائے؟ یا پھر بعض انتہائی ناگزیر حالات میں جنگ کی اجازت دی جاسکتی ہے؟ اور اگر بعض حالات میں جنگ کی اجازت دی جاسکتی ہے تو وہ کونسے ایسے حالات ہیں جن میں جنگ جائز ہو جاتی ہے اور پھر جنگ کس حد تک جائز ہے؟ اسلام ہمیں اس بارے میں کیا بتاتا ہے؟

جیسا کہ میں نے پہلے بھی واضح کیا ہے جب ایک مسلمان تمام جہانوں کے رب کی مدح کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حسن اس کے سامنے آجاتا ہے اور وہ خدا کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کی بھی مدح کرتا ہے اور اس کی طرف کھچا جاتا ہے۔ جب انسان اس حسن کا ادراک حاصل کرتا ہے تو پھر اس کے دل میں مخلوق کے لئے کسی بھی قسم کی بری سوچ یا نقصان پہنچانے کا خیال نہیں رہ سکتا۔

تاہم ایسے لوگ بھی ہیں جو اس تعلیم پر عمل نہیں کرتے، ایسے لوگ اپنے اردگرد کے معاشرے اور پھر تمام دنیا میں فساد پھیلانے کے درپے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اصلاح کے لئے اسلام نے بڑی واضح اور تفصیلی راہنمائی فرمائی ہے تاکہ عالمی امن اور ہم آہنگی کو یقینی بنایا جاسکے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کو ایک دوسرے کے ہاتھوں بچانے کا سامان نہ کیا جاتا تو زمین ضرور فساد سے بھر جاتی۔ لیکن اللہ تعالیٰ تمام جہانوں پر بہت فضل کرنے والا ہے۔

(البقرہ:252)

اگر ہم اس آیت کریمہ کے معنی پر غور کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بلاشبہ امن کا قیام سب سے اہم ترین مقصد ہے اور اسی وجہ سے قدرتی طور پر اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں امن کی کشش رکھی ہوئی ہے۔ لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض اوقات انسان اپنی فطرتی صلاحیتوں یا فطرتی ترجیحات کے برخلاف عمل کرتا ہے۔ انسان کی لالچ، حسد، خودغرضی اور نفرت کے جذبات اس پر حاوی ہو جاتے ہیں اور اسے اس حد تک مجبور کر دیتے ہیں کہ دوسروں کے حقوق کا اسے بالکل خیال نہیں رہتا۔ نتیجتاً معاشرے میں بدامنی پھیلتی ہے اور پھر یہی بدامنی سارے ملک اور وسیع دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔ ایسے لوگ امن کی راہ سے بہت دور ہٹے ہوئے ہیں۔ معاشرہ جس آزادی کو پسند کرتا ہے، اس آزادی کو پامال کرنے کی خواہش ان کا اولین مقصد بن جاتا ہے۔ یہ لوگ پھر جبر کرتے ہوئے اور طاقت کا استعمال کرتے ہوئے بنیادی انسانی حقوق جیسا کہ آزادی ضمیر اور سوچ کی آزادی پر پابندیاں لگاتے ہیں۔ یقیناً ایسے لوگ مذہبی آزادی پر بھی حملہ کرتے ہیں اور یہ آزادی بھی لوگوں سے چھیننے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب اسلام کے ابتدائی دور میں ان حالات کا سامنا کرنا پڑا تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اجازت دی کہ وہ طاقت کا مقابلہ طاقت سے کریں۔ یہ اجازت صرف اس مقصد کے لئے دی گئی کہ فساد ختم ہو، اس وجہ سے اس کی اجازت دی گئی کہ ظلم وسفا کی کا خاتمہ ہو اور امن اور ہم آہنگی کا دور دورہ ہو۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خدا تمام جہانوں کے لئے رحمت اور فضل نازل کرتا ہے، خدا کسی ایک قوم یا علاقہ کو ترجیح نہیں دیتا۔ وہ یہ نہیں چاہتا کہ امن صرف چند ایک افراد کے لئے ہو بلکہ وہ ساری دنیا کو امن، پیار اور ہم آہنگی کا گہوارہ بنتے دیکھنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں اس کی تمام مخلوق برابر اور مساوی ہے۔

اگر خدا نے ایک شخص کو کشادگی دی ہے تو اسے یہ حق حاصل نہیں ہوجاتا کہ وہ ایک غریب شخص کے حقوق پامال کرے۔ اسی طرح اگر ایک ملک طاقتور اور امیر ہوجاتا ہے تو اسے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ غریب ممالک کے حقوق سلب کرے۔ خداتعالیٰ نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ ایسے مظالم صرف تفریق اور جھگڑوں کا باعث بنتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خداتعالیٰ کی نظر میں امن اور اس کا قیام ایک عظیم اور اہم ترین مقصد ہے۔ اگر کبھی کبھار آپ کو کسی چھوٹے پیمانے پر (امن کی) قربانی دینی پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ یہ قربانی پھر انسانیت کے وسیع تر مفاد میں ہوتی ہے۔

جب اسلام میں پہلی مرتبہ دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دی گئی تو اس کی بھی یہی وجہ تھی کہ مسلمان حقیقی امن چاہتے ہیں اور کفار اس امن کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ اگر اس موقع پر جوابی لڑائی کی اجازت نہ دی جاتی تو تمام مذاہب انتہائی خطرہ میں پڑ جاتے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جارہا ہے (قتال کی) اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر پوری پوری قدرت رکھتا ہے۔

(یعنی) وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے اور یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

(الحج:40,41)

لہٰذا یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے امن کے قیام کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور اسی طرح تمام مذاہب کی حفاظت کرنے کے لئے بھی اسلام تمام ذرائع بروئے کار لایا۔ یہاں تک کہ جہاں مسلمانوں کو دفاعی جنگ کی اجازت دی گئی وہاں پر بھی آنحضرت ﷺ نے مسلمان لشکروں کو انتہائی سخت احکامات صادر فرمائے جن پر عمل کرنا ان پر

واجب تھا۔

آنحضرت ﷺ نے تعلیم دی کہ جنگ میں صرف ان لوگوں سے لڑنا ہے جو کہ جنگ میں براہ راست شامل ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے بڑا واضح حکم دیا کہ کسی بھی معصوم شخص پر ہرگز حملہ نہ کیا جائے۔ نہ ہی کسی عورت، بچے اور معمر شخص پر حملہ کیا جائے۔ آپ ﷺ نے یہ بھی حکم دیا کہ کسی بھی مذہبی راہنما یا پادری کو اس کی عبادت گاہ میں نشانہ نہ بنایا جائے۔ مزید آنحضرت ﷺ نے تعلیم دی کہ کسی بھی شخص کو جبری مسلمان نہ بنایا جائے۔ آپ ﷺ نے تعلیم دی کہ اگر مسلمانوں کو امن کی خاطر جنگ کرنا پڑے تو عوام الناس میں خوف و ہراس نہ پیدا کریں اور نہ ہی عوام الناس پر سختی کی جائے۔ آپ ﷺ نے تعلیم دی کہ جنگی قیدیوں کو توجہ دی جائے اور ان کا ایسا خیال رکھا جائے کہ جیسے انسان خود اپنا خیال رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے تعلیم دی کہ نہ کوئی عمارت گرائی جائے اور نہ ہی درخت کاٹے جائیں۔

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں حالات اس قدر سنگین ہو گئے کہ جنگ کرنا پڑی، ان حالات میں بھی آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو بیشمار ایسی ہدایات دیں جن پر عمل ضروری تھا۔ میں نے صرف چند ایک کا ذکر کیا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے بڑے واضح انداز میں فرما دیا کہ جو کوئی بھی ان ہدایات پر عمل نہ کرے گا وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں امن قائم کرنے کی خاطر لڑنے والا نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسا شخص اپنے ذاتی مفادات کی خاطر لڑنے والا ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دور حاضر میں جو لوگ بانی اسلام حضرت محمد ﷺ پر اعتراض کرتے ہیں انہیں دیکھنا چاہئے کہ کیا آجکل ہونے والی جنگوں میں ان تعلیمات پر عمل ہو رہا ہے؟ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آجکل ایسے ہولناک ہتھیار نکل آئے ہیں جن کے ذریعے بغیر کسی تفریق کے معصوم لوگ مارے جا رہے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے تو بڑی سختی سے منع فرمایا تھا کہ عوام الناس کو کسی بھی طور کوئی نقصان نہ پہنچے۔ یہاں تک کہ ایک جنگ کے موقع پر کسی صحابیؓ سے غلطی سے ایک بچے کا قتل ہو گیا تو آنحضرت ﷺ نے اس بات کو انتہائی برا منایا اور اس عمل پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

ایک اور واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ انسانیت کی کس قدر عزت کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک جنازہ گزر رہا تھا تو آنحضرت ﷺ اس کی تکریم میں کھڑے ہو گئے۔ اس پر ایک صحابیؓ نے عرض کی کہ یہ جنازہ تو ایک یہودی کا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے جواباً فرمایا کیا وہ انسان نہیں؟ تمام انسانوں کا احترام لازم ہے۔

یہ وہ خصوصیات ہیں اور وہ اقدار ہیں جو کہ معاشرے میں باہمی احترام اور امن پیدا کرنے میں ممد ہوتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس حقیقت کے باوجود کہ اسلامی تعلیمات اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات انسانیت کی محبت سے بھرپور ہیں اور ہر تعلیم معاشرہ میں قیام امن کے گرد گھومتی ہے، آج کی دنیا پہلے سے بھی بڑھ کر اسلام اور بانی اسلام پر حملے کر رہی ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج کی دنیا اس بات کا ادراک نہیں رکھتی کہ اردگرد دنیا میں کیا ہو رہا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرنے والے چند انتہا پسند افراد کی جانب سے کئے جانے والے برے اعمال کا اسلام کی حقیقی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اگر مسلمان ممالک میں عوام پر ظلم ہو رہا ہے اور عوام کے بنیادی حقوق سلب کئے جا رہے ہیں تو یہ بھی کلیۃً اسلامی تعلیمات کے برخلاف ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے کہ ایسی حرکتیں خدا تعالیٰ کی خاطر نہیں ہیں بلکہ ان کا مقصد ذاتی مفادات کا حصول ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان تمام باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے وقت کی عین ضرورت ہے کہ اسلام کے بارے میں برے خیالات رکھنے اور اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں میں مبتلا ہونے کی بجائے وہ تمام افراد جو امن قائم کرنے کے خواہاں ہیں باہم اکٹھے سر جوڑ کر بیٹھیں اور اس بات پر غور کریں کہ یہ غیر منصفانہ اور ظالمانہ طریق کس طرح روکے جائیں؟

اسلام کو بدنام کرنا اور زیادتی کرتے ہوئے الزام لگانا ٹھیک طریق نہیں ہے۔ مسلمان ممالک اور بعض مسلمان گروپس کے علاوہ اور بھی بہت سے ایسے غیر مسلم افراد ہیں جو کہ امن قائم کرنے کے نام پر ایسے اقدامات کر رہے ہیں جن کی وجہ سے معصوم لوگ، خواتین اور بچے مر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا جس جہت میں جا رہی ہے اس سے تو یہی لگ رہا ہے کہ دنیا کا ایک بڑا حصہ ہولناک جنگ کی لپیٹ میں آنے والا ہے۔ اگر یہ جنگ لگ گئی تو معصوم خواتین، بچے اور معمر افراد اس کا نشانہ بنیں گے اور اس کی تباہی گزشتہ دو عالمی جنگوں سے بھی بڑھ کر ہوگی اور مجھے علم ہے کہ گزشتہ دو عالمی جنگوں میں کروڑوں افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے۔ دنیا کی آبادی اب بہت بڑھ چکی ہے اور اسی طرح تباہی پھیلانے والے ہتھیار بھی اور وہ ممالک بھی تعداد میں پہلے سے زیادہ بڑھ چکے ہیں جو جنگ و جدل کے پیاسے ہیں۔ ان حالات میں تباہی کئی گنا زیادہ ہوگی۔

اس تمام پس منظر میں ضروری ہے کہ یہ دنیا اور خاص طور پر اہم طاقتیں ان اقدامات پر غور کریں جن کے ذریعہ اس ہولناک تباہی سے دنیا کو بچایا جا سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کا خوف اور اسلام کو بدنام کرنے کی کوششیں کچھ فائدہ نہ دیں گی اور ایسے اقدامات سے امن و مفاہمت کی راہ ہموار نہیں ہو سکتی۔ بلکہ امن حاصل کرنا ہے تو اس کی راہ صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ جہاں کہیں بھی ظلم و زیادتی ہوا سے عدل و انصاف کے ذریعے ختم کیا جائے۔ عالمی امن صرف اور صرف اس طور قائم کیا جا سکتا ہے کہ اس راہنما اصول پر کاربند رہا جائے اور یہ صرف اسی وقت ہوگا کہ جب دنیا میں بسنے والے افراد اپنے خالق کو پہچان لیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کے آخر پر فرمایا:

میری شدید خواہش اور دعا ہے کہ قبل اس سے کہ بہت دیر ہو جائے تمام دنیا فوری طور پر وقت کی ضرورت کو پہچان لے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل کرے۔ آپ کا بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب ایک بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہا۔ جونہی حضور انور نے خطاب ختم فرمایا۔ ایک بار پھر تمام مہمان حضور انور کے اعزاز میں کھڑے ہو گئے اور کافی دیر تک ہال تالیوں کی آواز سے گونجتا رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

مہمانوں سے ملاقات

کھانے کے دوران بھی بعض ایسے مہمان جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کے لئے بہت بیتاب تھے۔ حضور انور کے پاس آتے رہے اور ملاقات اور گفتگو کی سعادت پاتے رہے۔

کیلیفورنیا سٹیٹ کے سابق گورنر Gray Davis بھی حضور انور کے پاس آئے اور کھانے کے دوران حضور انور کے پاس بیٹھے رہے۔ حضور انور نے ان سے گفتگو فرمائی۔ گورنر Davis نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ کس طرح جماعت احمدیہ ایک عالمگیر TV چینل کسی مدد کے بغیر چلا رہی ہے۔ یہاں تک کہ اشتہار بھی نہیں خریدے جاتے۔ موصوف گورنر نے حضور انور سے MTA کی Frequency کے بارہ میں پوچھا تا کہ وہ یہ چینل خود دیکھ سکیں۔

کھانے کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے۔ جہاں مہمان حضور انور سے ملنے کے لئے بےچین تھے اور قطاروں میں کھڑے تھے۔ ع

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

والا منظر تھا۔

حکومتی سرکردہ حکام، ملٹری اور تھنک ٹینک کے نمائندے اور دوسرے مختلف عام شعبوں اور پیشوں سے تعلق رکھنے والے افراد خلیفۃ المسیح سے ملاقات کے لئے ایک ہی صف میں کھڑے تھے اور ایک ہی قطار میں چل کر آ رہے تھے۔

مہمانوں کے تاثرات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سب مہمانوں کو شرف ملاقات بخشا، ہر ایک باری باری حضور کے پاس آتا، شرف مصافحہ حاصل کرتا اور حضور انور اس سے گفتگو فرماتے اور بعض تصویر بنوانے کی درخواست کرتے۔ ہر ایک انتہائی محبت و عقیدت سے حضور انور سے مل رہا تھا اور حضور انور کے معرکۃ الآراء خطاب سے بہت متاثر تھا۔ بہت سے لوگوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ ان کی زبانوں سے، دل کی گہرائیوں سے بےساختہ یہ اظہار ہو رہا تھا کہ حضور انور کا آج کا یہ خطاب ہمارے دلوں میں اترا ہے اور حضور انور کے اس پیغام کی بازگشت تمام عالم میں اسی طرح سنائی دے گی جس طرح اس کو آج لاس اینجلز میں سنا گیا ہے۔

لاس اینجلز کے کونسل ممبر Dennis Zine نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

آج کی تقریب بہت عمدہ تھی، حضور انور نے محبت اور احترام کا درس دیا اور سمجھایا کہ کس طرح لوگوں کو اکٹھا کیا جا سکتا ہے اور آپس میں اتحاد پیدا کیا جا سکتا ہے۔ حضور انور کا امن آشتی کا پیغام ہر ایک کے لئے متاثر کن تھا اور ہر کسی نے بہت توجہ سے سنا اور اس پیغام کی بازگشت تمام عالم میں اسی طرح سنائی دے گی جس طرح اس کو آج لاس اینجلز میں سنا گیا۔ حضور کا نصب العین امن عالم کا قیام ہے۔ میں اپنے آپ کو حضور کے سامنے بہت کم تر سمجھتا ہوں۔

امریکن کانگرس کے ایک ممبر Dana Rohrabaker نے کہا کہ عزت مآب خلیفہ نے آج جن خیالات کا اظہار فرمایا وہ ہمارے ذہنوں نے قبول کیا۔ یہ میری آپ سے پہلی ملاقات ہے۔ میں آپ کے حالات حاضرہ اور دیگر اہم امور سے متعلق انتہائی علمی، مدبرانہ اور عقلی Approach سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ آپ کی دنیاوی امور اور حالات کا تجزیہ حقیقت کے بہت قریب تھا اور آپ کے منطقی اور پُراثر بیان کا مجھ پر گہرا اثر ہے۔ خلیفہ کا پیغام بڑا ہر دلعزیز ہے اور ہر ایک کے لئے پُرکشش ہے اور سننے کے لائق ہے اور پھر تمام مذاہب کے لئے قابل قبول ہے۔

محترمہ Rachel Moran جو کہ یونیورسٹی آف کیلیفورنیا کی Dean ہیں نے کہا:

یہ میری لئے باعث عزت ہے کہ میں اس پروگرام میں شامل ہوئی ہوں جس کا مقصد امن و

آشتی کو فروغ دیتا ہے۔ حضور انور نے روحانیت اور Idealism کا ایک حسین امتزاج پیش کیا ہے جو ہمیں مصائب زدہ دنیا جو جھگڑوں اور فساد سے بھری ہوئی ہے کو امن وسلامتی سے بھرنے کے لئے ایک اہم درس دیتا ہے۔ آج ہمیں یہ اہم سبق ملا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ہم سب مل کر بھائی چارہ کو فروغ دیں۔ آج اس سے بڑا اور کیا موقع ہوگا کہ ہم میں ایک روحانی شخص موجود ہے اور وہ اتنا اہم پیغام دے رہا ہے جس سے ہمارے سب مسائل اور جھگڑے اور نفرتیں ختم ہوسکتی ہیں اور دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے۔

مصر کی کونسلیٹ کے محمد سمیر حلمی صاحب بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ میں بہت تقاریر اور ایڈریسز سنتا رہا ہوں۔ گلوبل پیس کے بارہ میں اس طرح کا ایڈریس میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا۔ حضور انور کا خطاب سیدھا میرے دل پر اترا ہے اور میں اس سے بے حد متاثر ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ تمام حاضرین کی بھی یہی رائے ہوگی۔ حضور انور کا یہ پیغام لاکھوں کی تعداد میں دنیا کے لوگوں تک پہنچنا چاہئے اور میں خود حضور کے خطبات سنوں گا اور آگے پہنچاؤں گا۔

پروفیسر سوفیہ Pandya صاحبہ نے بیان کیا کہ حضور انور کا خطاب انتہائی مؤثر تھا۔ حضور انور کے امن عالم کے قیام اور انسانیت سے محبت والے حصوں نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ انسانیت کے لئے ایک ایسی روشن شمع ہے جس کی آج ساری دنیا کو ضرورت ہے۔

امریکہ کی مشہور مسلم تنظیم Muslim Public Affairs Council کی ایک ڈائریکٹر عزیزہ حسن صاحبہ نے کہا کہ اس تقریب میں شمولیت سے بحیثیت مسلمان ان میں حرارت پیدا ہوئی ہے۔ آپ سب کو بے حد مبارک ہو اس پروگرام پر جو ہفتہ کے روز منعقد ہوا۔ میں ایک نئے جذبہ اور جوش کے ساتھ تروتازہ ہو کر اس مجلس سے اٹھی۔

عزت مآب نے بہت عمدہ خطاب فرمایا جو نہایت فصیح اور مؤثر تھا اور وقت کی ضرورت تھا۔ مجھے اس امر کی خوشی ہے کہ انہوں نے خدا کے رسول کے خلاف کئے جانے والے سارے اعتراضات کو نہایت خوبی سے ایڈریس کیا۔ متعدد مقرر اس موضوع سے اپنا دامن کترا کے چلے جاتے ہیں اور کوئی معقول جواب نہیں دے پاتے مگر عزت مآب نے نہایت مدلل طور پر ان تمام اعتراضات کا براہ راست جواب دیا اور وہ بھی ایک ایسی تقریب میں جہاں بڑی تعداد میں بہت اعلیٰ حیثیت کے معززین بیٹھے ہوئے تھے۔

ایک مہمان نے کہا کہ اتنے کم الفاظ میں، امن کے قیام کے بارہ میں، اتنا پاورفل ایڈریس میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں سنا۔ یہ سیدھا ہمارے دلوں تک پہنچا۔

کیلیفورنیا سٹیٹ یونیورسٹی کے پروفیسر Avrum Marco Turk نے اپنی رائے دیتے ہوئے کہا:

یہ پروگرام عزت مآب کے ساتھ بہت اعلیٰ اور بڑا منظم تھا اور بہت مفید اور معیاری پروگرام تھا۔ عزت مآب کا ایڈریس وقت کی ضرورت تھی اور انتہائی مؤثر ایڈریس تھا اور اس سے موجودہ زمانے کے سارے مسائل اور اختلافات حل ہوسکتے ہیں۔

سین برنا ڈینو کاؤنٹی Sheriff، Jim Macmahon نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

عزت مآب کا خطاب نہایت اہم اور مؤثر تھا۔ ایسا خطاب وقت کی ضرورت تھی اور عزت مآب کے ہی اس پیغام پر چل کر ہم دنیا میں امن حاصل کر سکتے ہیں۔

وکلاء کی ایک بڑی کمپنی کے ڈائریکٹر Rober Crocket نے بیان کیا کہ کس قدر عمدہ محفل تھی۔ ایک شاندار پروگرام تھا عزت مآب کی جنگوں کے بارہ میں دینی تعلیم نے بہت متاثر کیا۔ عزت مآب غیر...... کے ساتھ انتہائی مشکلات میں مفاہمت کا عمل بجالا سکتے ہیں۔

ایک مشہور زمانہ کمپنی JP Morgan کے ایک اعلیٰ سطح کے افسر Pam Compton نے کہا:

آج ہم نے جماعت احمدیہ کی تعلیمات سنی ہیں۔ عزت مآب کی تقریر میں ایک بہت بڑا سبق تھا۔ احمدیہ کمیونٹی ساری دنیا میں امن کی علمبردار ہے اور خدمت کا عظیم جذبہ رکھتی ہے اور دنیا کے غریب ترین ممالک میں انسانیت کی بقاء کے لئے پانی کے کنویں نصب کرتی ہے اور دنیا کو یہ باور کرواتی ہے کہ ہم خدمت انسانیت کے لئے ہر وقت تیار ہیں اور قیام امن کے لئے مسلسل کوشاں ہیں۔

ایک ممتاز ڈاکٹر Frank Leivo نے برملا کہا:

میں اس جماعت کو زیادہ جانتا نہیں تھا لیکن عزت مآب کے خطاب کے ہر حرف اور ہر لفظ پر میں نے غور کیا ہے اور اسے سچا پایا ہے۔ عزت مآب کے یہ الفاظ کہ دنیا تیسری جنگ عظیم کے لئے کمربستہ ہے بالکل درست ہیں۔ یہ انتباہ دنیا کے تمام لیڈرز کو کیا جانا چاہئے جو عزت مآب نے پیش کیا۔

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کی روح کے ساتھ دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

ایک عیسائی پادری Jan Chase نے کہا کہ میں اس قدر خوش ہوں کہ عزت مآب سے ملا ہوں۔ عزت مآب کا ایڈریس قابل ستائش تھا۔ آپ نے دہشت گردی کی۔ مذمت کی اور برملا سب کے سامنے (دین) کی صحیح تعلیم بتائی۔

تمام مہمانوں سے فرداً فرداً ملنے کے بعد قریباً سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہوٹل سے روانہ ہوئے۔

تمام مہمانوں سے فرداً فرداً ملنے کے بعد قریباً سوا تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہوٹل سے روانہ ہوئے۔

میوزیم کا وزٹ

اب پروگرام کے مطابق اب گیٹی سنٹر میوزیم Getty Center Museum کا وزٹ تھا۔ تین بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گیٹی سنٹر تشریف آوری ہوئی جہاں اس سنٹر کے ایک سینئر سٹاف ممبر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ میوزیم کے اندر لے گئے۔

یہ میوزیم J. Paul Getty کے نام سے موسوم ہے۔ اس میوزیم میں یورپی پینٹنگز، ڈرائنگز، مجسمے، آرائشی فنون اور یورپی و امریکی مقامات کی تصاویر موجود ہیں۔

فنون لطیفہ اور قدیم یونان اور روم اور Etruria کی ثقافتوں کا مطالعہ کرنے کے لئے یہ میوزیم ایک تعلیمی مرکز کے طور پر ہے اور یہاں ایک ریسرچ لائبریری بھی ہے۔ جہاں طلباء اپنی ریسرچ کو مکمل کرنے کے لئے خصوصی مجموعوں اور پینٹنگز کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہاں لوگ جدید فن تعمیر اور باغات کے بارہ میں مفید معلومات حاصل کرنے آتے ہیں۔ فن تعمیر کے لحاظ سے یہ میوزیم اپنی مثال آپ ہے۔

گیٹی کنزرویشن انسٹیٹیوٹ بھی گیٹی میوزیم کا حصہ ہے جس میں مختلف قدیم اشیاء، مجموعوں، فن تعمیر اور ویژوئل آرٹس کے قدیم نمونے محفوظ کئے گئے ہیں۔ طلباء یہاں آکر ریسرچ کرتے ہیں۔

گیٹی میوزیم کا شعبہ تعلیم ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والوں کے لئے مختلف پروگرام منعقد کرتا ہے۔ ان پروگراموں میں پرانی پینٹنگز، ڈرائنگ اور مجسموں کو اس طرز پر پیش کیا جاتا ہے جس کو ہر آنے والا بآسانی سمجھ سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میوزیم کے مختلف حصے دیکھے اور گائیڈ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

یہ میوزیم شہر کے ایک بلند مقام پر واقع ہے اس کے مختلف بیرونی حصوں سے سارے شہر کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ حضور انور بھی کچھ دیر کے لئے اس جگہ تشریف لے گئے اور سارے علاقے کو دیکھا۔ اس میوزیم کے ساتھ ہی ایک خوبصورت پارک بنایا گیا ہے۔ اوپر سے یہ بھی بہت خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔

یہ میوزیم بہت وسیع وعریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اور یہاں آنے والے وزیٹرز کے لئے مختلف جگہوں پر کیفے ٹیریا بنے ہوئے ہیں۔ ایک کیفے ٹیریا میں چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنے خدام کے ساتھ تشریف فرما رہے۔

یہاں سے پانچ بجے واپسی کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی دو گاڑیاں قافلہ کے ساتھ تھیں جو راستہ کلیئر کر رہی تھیں۔

لاس اینجلز جماعت کے تین حلقے ہیں، لاس اینجلز ایسٹ، لاس اینجلز ویسٹ اور لاس اینجلز سنٹر، ہماری مرکزی بیت الحمید لاس اینجلز ایسٹ حلقہ میں ہے۔ آج پروگرام کے مطابق نماز ظہر وعصر کی ادائیگی لاس اینجلز ویسٹ حلقہ کی بیت السلام میں تھی۔

بیت السلام میں

پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السلام تشریف آوری ہوئی جہاں صدر جماعت نے اپنی عاملہ کے ممبران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور نے بیت میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے صدر صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا یہ سب احباب یہاں کی جماعت کے ہیں یا دوسری جماعتوں سے بھی آئے ہیں۔ اس پر صدر صاحب نے بتایا کہ زیادہ یہاں کے لوگ ہیں اور کچھ دوسری جماعتوں سے بھی آئے ہیں۔

اس موقعہ پر ایک خادم نے جو افریقن نژاد ہیں نے اپنی خواب بیان کی کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاس اینجلز ویسٹ کی بیت میں ہیں اور کوئی شخص حضور انور سے سوال کرتا ہے ہم خدا کو کیسے ڈھونڈیں۔ جس پر حضور فرماتے ہیں اگر کسی نے مچھلی ڈھونڈنی ہو تو وہ کہاں جاتا ہے۔ تو سوال کرنے والے شخص نے جواب دیا سمندر کی طرف۔ حضور نے پھر اس شخص سے اگر تم برف کو ڈھونڈنا چاہتے ہو تو کہاں جاؤ گے اس پر سوال کرنے والے نے کہا تالاب کی طرف۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا پس اگر تم خدا کو ڈھونڈنا چاہتے ہو تو بیت الذکر آؤ اس کے بعد خواب ختم ہوئی۔

حضور انور نے تمام احباب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ سب کو اس خواب سے پیغام مل گیا ہے۔ کوشش کر کے پانچوں نمازوں کی ادائیگی کے لئے (بیت الذکر) آیا کریں۔ حضور انور نے احباب کو نماز باجماعت کی طرف توجہ

دلائی۔

بعدازاں یہاں کی ساری جماعت نے ایک گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

چھ بجکر بیس منٹ پر یہاں سے بیت الحمید کی طرف روانگی ہوئی اور قریباً سوا سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الحمید تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے آٹھ بجے بیت الحمید تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نکاحوں کا اعلان

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

خطبہ نکاح اور آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا: اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اس کے بعد حضور انور نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

1۔ عزیزہ سلمیٰ قدسیہ حنیف صاحبہ بنت مکرم اظہر حنیف صاحب مربی سلسلہ و نائب امیر امریکہ کا نکاح عزیزم احمد ہارون ملک صاحب ابن جاوید یامین ملک صاحب کے ساتھ طے پایا۔

2۔ عزیزہ صبا احمد نعیم صاحبہ بنت مکرم منعم احمد نعیم صاحب (نائب امیر امریکہ) کا نکاح عزیزم نعمان شاہین حمید صاحب ابن عبدالسلام حمید صاحب کے ساتھ طے پایا۔

3۔ عزیزہ صبا حفیظ صاحبہ بنت عبدالحفیظ خان صاحب کا نکاح عزیزم سید وقاص احمد ابن سید محمد اقبال شاہ کے ساتھ طے پایا۔

4۔ عزیزہ فضہ سید صاحبہ بنت عارف رشید سید صاحب کا نکاح عزیزم ظفر اللہ خان صاحب ابن فرید عارف خان صاحب کے ساتھ طے پایا۔

5۔ عزیزہ درثمین شیخ صاحبہ بنت عبدالرحیم شیخ صاحب کا نکاح عزیزم عرفان چوہدری صاحب ابن چوہدری محمد اکرم صاحب کے ساتھ طے پایا۔

ان پانچوں نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے فرمایا: دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ سارے نکاح جو آج طے پائے ہیں ان میں برکت ڈالے اور دونوں فریق لڑکا بھی، لڑکی بھی اور ان کے رشتہ دار بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔ جذبات کا خیال رکھنے والے ہوں۔ اپنے نمونے دکھانے والے ہوں تا کہ یہ نمونے آئندہ نسلوں میں بھی جاری رہیں۔

صرف دنیاداری مقصد نہ ہو بلکہ ایک دوسرے کی خاطر قربانی کا جذبہ بھی ہو تا کہ یہ رشتے ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں۔ اب دعا کرلیں۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کچھ دیر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق مکرم احمد صادق صاحب کے گھر رات کے کھانے پر تشریف لے گئے۔

مکرم احمد صادق صاحب، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چچا جان مکرم مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم کے داماد ہیں۔ مکرم مرزا ظفر احمد صاحب مرحوم کی بیٹی مکرمہ مبارکہ صادق صاحبہ مکرم احمد صادق صاحب کی اہلیہ ہیں۔

رات گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 مئی 2013ء کو بیت النور کیلگری کینیڈا سے قبل از نماز مغرب وعشاء درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ

مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرب خان صاحب آف کیلگری کینیڈا مورخہ 18 مئی 2013ء کو 84 سال کی عمر میں کیلگری کینیڈا میں وفات پا گئیں مرحومہ ملک عبدالمالک خان صاحب مرحوم سابق صدر حلقہ سول لائن و مرکزی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور کی بڑی بہو تھیں۔ نہایت عبادت گزار، پابند صوم وصلوٰۃ اور جماعت کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ خلافت احمدیہ سے بہت عقیدت رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے جنازہ ربوہ لایا جا رہا ہے۔ مرحومہ نے یادگار کے طور پر 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑا ہے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد ناصر صاحب

مکرم ڈاکٹر ملک بشیر احمد ناصر صاحب درویش قادیان ابن مکرم ملک عبدالکریم صاحب مورخہ 13 مئی 2013ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مرحوم صف اول کے درویشان میں سے تھے۔ 22 سال کی عمر میں حضرت مصلح موعود کی تحریک پر حفاظت مرکز کے لئے خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت کے فدائی اور جاں نثار تھے۔ اپنی اولاد میں بھی خلافت کی محبت پیدا کی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خدمت خلق اور غرباء پروری کا جذبہ رکھنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ جماعتی ہسپتال میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلیفہ وقت کی طرف سے ہونے والی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ حضرت مصلح موعود کی مجالس عرفان میں بیٹھنے اور حضور کو دبانے کی سعادت بھی ملی۔ آپ کی آواز بڑی اچھی تھی اس لئے جلسہ سالانہ قادیان اور دیگر اجتماعات میں نظمیں پڑھنے کا موقع بھی ملتا رہا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب

مکرم ڈاکٹر محمد حفیظ خان صاحب آف مسی ساگا، کینیڈا ابن مکرم ڈاکٹر حبیب اللہ خان صاحب گیمبیا مورخہ 16۔ اپریل 2013ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1940ء کی دہائی میں احمدیت قبول کی اور بیعت کرنے کے ساتھ ہی نظام وصیت میں بھی شامل ہو گئے۔ 1971ء میں نصرت جہاں سکیم کے تحت گیمبیا تقرری ہوئی اور وہاں ہسپتال بنانے کی توفیق ملی۔ آپ لمبا عرصہ بڑی محنت اور جان فشانی کے ساتھ اس ہسپتال کو چلاتے رہے۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب

مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب لیہ مورخہ 3 مئی 2013ء کو مختصر علالت کے بعد 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت چوہدری نظام الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور چندوں میں باقاعدہ تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ قائد مجلس ناظم انصار اللہ ضلع اور صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بہت سادہ مزاج، مہمان نواز ایثار کا جذبہ رکھنے والے، نظام جماعت کے اطاعت گزار اور خلافت سے والہانہ پیار کا تعلق رکھنے والے باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں جن میں سے ایک مکرم محمد عارف صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں بحیثیت استاد خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور دوسرے مکرم محمد زکریا باجوہ صاحب قائمقام پرنسپل شاہ تاج احمدیہ سکول لائبیریا ہیں۔

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ

مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یحییٰ سرساوی صاحب کراچی مسی ساگا کینیڈا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مکرم محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان کی بیٹی اور حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔ میاں کی وفات کے بعد عرصہ بیوگی بہت صبر وشکر کے ساتھ گزارا اور مالی تنگی کے باوجود بچوں کی بہت محنت سے پرورش اور تربیت کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ چندوں میں باقاعدہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

عزیزم سید مسرور احمد

عزیزم سید مسرور احمد صاحب ابن مکرم سید منصور احمد عامل قادیان مورخہ 28۔ اپریل 2013ء کو ایک ٹرک حادثہ میں شدید زخمی ہوئے، فوراً ہسپتال لے جایا گیا مگر راستے میں ہی وفات پا گئے۔ وفات کے وقت عزیز کی عمر 21 سال تھی۔ آپ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ہمشیرہ اور ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بہنوئی مربی سلسلہ ہیں اور چھوٹے بھائی جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم ہیں۔

مکرم شریف احمد صاحب

مکرم شریف احمد صاحب آف کیلگری ابن مکرم امیر الدین صاحب آف نبی سر روڈ سندھ مورخہ 28۔ اپریل 2013ء کو پاکستان سے کینیڈا واپسی کے سفر کے دوران ایئر پورٹ جاتے ہوئے ایک ٹریفک حادثہ میں پاکستان میں وفات پا گئے۔ آپ کا خلافت کے ساتھ والہانہ تعلق تھا۔ نیک، صالح، متقی، باجماعت نماز اور نوافل ادا کرنے کے عادی تھے۔ آپ چندوں کی ادائیگی اور صدقہ وخیرات میں بڑے باقاعدہ تھے۔ نبی سر روڈ کی بیت الذکر میں لاؤڈ سپیکر، دریاں اور باہر لوہے کا گیٹ لگوانے نیز دارالنصر غربی ربوہ میں بننے والی بیت المنعم کے لئے لکڑی کا کام کسی اجرت کے بغیر کرنے کی توفیق پائی۔ جماعت احمدیہ کیلگری کے سابقہ مشن ہاؤس میں بھی مرمت کا اکثر کام آپ ہی کیا کرتے تھے۔ مرحوم نے یادگار پسماندگان میں رضیہ شریف صاحبہ کے علاوہ 6 بیٹے اور 3 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ

مکرمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عنایت اللہ بنگوی صاحب آف امریکہ مورخہ 17 مئی 2013ء کو 78 سال کی عمر میں امریکہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب کی بیٹی اور مکرم کریم احمد صاحب بنگوی صدر جماعت رچمنڈ ہل کی والدہ تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ نیک، مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور خلافت احمدیہ کے ساتھ نہایت والہانہ تعلق رکھنے والی خاتون تھیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کا بہت شوق تھا۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ آگے آگے ہوتیں اور بچوں کو بھی تلقین کرتیں۔ مرحومہ نے یادگار کے طور پر ایک بیٹا چھوڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

13جون 2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:05 am	میدان عمل کی کہانی
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2007ء
3:50 am	انتخاب سخن
5:00 am	ایم ۔ ٹی ۔ اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	الترتیل
6:25 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ کینیڈا
7:35 am	دینی وفقہی مسائل
8:10 am	خلافت راشدہ
9:05 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:40 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا سیکنڈے نیوین ممالک کا دورہ 2005ء
12:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس 23 ستمبر 1996ء
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 pm	یسرنا القرآن
6:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 7 جون 2013ء
8:15 pm	کسر صلیب
8:55 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:35 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ۔ ٹی ۔ اے عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا سیکنڈے نیوین ممالک کا دورہ

14جون 2013ء

5:00 am	ایم ۔ ٹی ۔ اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	حضور انور کا سیکنڈے نیوین ممالک کا دورہ
7:10 am	جاپانی سروس
7:30 am	ترجمۃ القرآن کلاس 23 ستمبر 1996ء
8:35 am	کسر صلیب
9:15 am	عظیم الشان انقلاب
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:55 am	حضور انور کا سیکنڈے نیوین ممالک کا دورہ
12:35 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	سیرت النبیؐ
6:55 pm	تلاوت قرآن کریم
7:05 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:35 pm	حسن بیان
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جون 2013ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ۔ ٹی ۔ اے عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا سیکنڈے نیوین ممالک کا دورہ

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/140 روپے بڑی -/550 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

Trend Plus
لیڈیز شوز اینڈ بوتیک نئی دکان نئی ورائٹی کے ساتھ
شاندار اوپننگ سیل جاری ہے
طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
رابطہ: 0300-5351755,0336-6149858
ایکسپورٹ کیلئے: www.rabwahonline.com

فیصل کراکری اینڈ کچن الیکٹرونکس
شادی بیاہ کے برتنوں کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔
نیز پرانے برتنوں کے بدلے نئے برتن حاصل کریں۔
ریلوے روڈ ربوہ: 0323-9070236

کبھی بھی کسی کا برا نہ سوچیں
وردہ فیبرکس
گل احمد، عالی شان P4 کلاسک لان
Hajiba لان 4P داؤد کلاسک لان اتحاد لان
047-6213883
03336711362
عاطف احمد

Hoovers World Wide Express
کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں
حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکج
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے
پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے
بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری
25۔بیسمنٹ القیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور
نزد احمد فیبرکس
0345 / 0321 4866677
0333-6708024,042-37418584

ربوہ میں طلوع وغروب 6 جون
طلوع فجر 3:32
طلوع آفتاب 5:00
زوال آفتاب 12:07
غروب آفتاب 7:13

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

6جون 2013ء

1:35 am	دینی وفقہی مسائل
2:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2007ء
6:20 am	جلسہ سالانہ جرمنی
7:20 am	دینی وفقہی مسائل
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا سیکنڈے نیویا ممالک کا دورہ
2:00 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2013ء
9:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے
کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10

8جون کو شاندار افتتاح
باٹا کے مستند ڈیلر آپ کے شہر ربوہ میں
Bata کی ورائٹی کیلئے اب بیرون شہر جانے کی ضرورت نہیں
Bata by Choice
باٹا شوروم ۔ ریلوے روڈ ربوہ

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
FINE & THE BEST FB
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن ۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10 تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیو فزیشن
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے